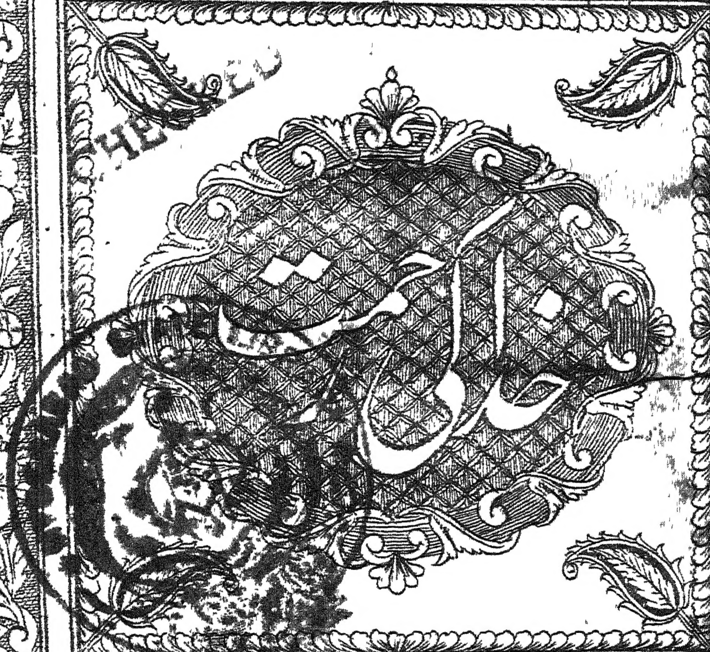
ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضل حیّ قادر و قیوم از تصنیف حضرت شاہ سلامت اللہ رحمہ مولود شریف جناب خاتم نبوت و رسالت مشہور



باہتمام راقم احقر ابن محمد عبدالرحمن ابن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتہ حضرت سید اعظم مصطفیٰ خان

در مطبع نظامی واقع کانپور صفر ١٢٨٠ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والثنا کے مسلمانون کی خدمت مین عرض ہی کہ
عمل مجلسون مولود شریف کا جس طرح سے مہینے ربیع الاول اور سوا اسکے اور مہینون مین معمول
ملک ہند مین ہی قدیم سے ثابت اور معمول دین کے عالمون اور بزرگون کا ہی چنانچہ زیادہ
چھہ سو برس سے زمانہ گذرتا ہی کہ کتابون معتبر سے رواج اس عمل خیر کا عرب عجم روم شام مین
پایا جاتا ہی اور بڑی سند یہ کہ مکے مدینے مین سب عالم فاضل خاص عام سیکڑون برس سے یہ عمل
کرتے آتے ہین اور جس کام دین کو سیکڑون برس سے ہزارون عالم اور اولیا خاص کر مکے
مدینے کے بڑے بڑے عالم کرتے آتے ہون وہ کام بیشک موجب ثواب اور خوشنودی خدا
رسول کا ہی پھر ایسے کام کا انکار اور برا جاننا معاذ اللہ بہت بڑی بات ہی حق تعالی مسلمانون
کو بطفیل اپنے رسول کے اس انکار سے بچا دے اور اثبات اس عمل شریف کا رسالہ
اشباع الکلام مین جو اثبات مولد اور قیام مین لکھا گیا ہی مذکور ہی جب اس قدر بیان
ہو چکا اب حاضرین مجلس کو چاہیے کہ دل سے متوجہ ہو کر سنین [illegible] خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی نور میرا ہی [illegible] ایک سے ہوا

اور سب خلق پیدا میرے نور سے ہوئی کیفیت پیدا ہونے اس نور ظہور کی یون ہی کہ
جب خدا نے چاہا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کرون آپ اپنے نور کی طرف ملاحظہ فرماکے خطاب کیا
کہ ہو جا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ نور مثل ستون پردۂ عظمت تک بلند ہوا پھر جھکا اور سجدہ کیا
اور الحمد للہ کہا خدا نے فرمایا اسی واسطے مینے تجکو پیدا کیا اور تیرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ابتدا پیدائش
کی کرونگا تجسے اور انتہا انبیا کی کرونگا تجپر بعد اسکے حق تعالی نے اوس نور سے چار ٹکڑے لیکر
چار چیز کو پیدا کیا پہلے عرش دوسرے کرسی تیسرے لوح چوتھے قلم پھر قلم کو حکم کیا کہ لکھہ
ای قلم قلم نے عرض کی کیا لکھون ای پروردگار میرے فرمایا لکھہ توحید میری قلم نے
کلمہ لا الہ الا اللہ لوح پر لکھا پھر فرمایا لکھہ سب چیزین قلم نے کہا کیونکر فرمایا لکھہ
دستور العمل اور روزنامچہ امتونکا اس طرح سے کہ امت آدمؑ کی جو کوئی کہا مانیگا خدا کا داخل
کریگا خدا اوسکو بہشت مین اور جو کوئی نافرمانی کریگا خدا کی داخل کریگا خدا اوسکو دوزخ مین
اسی طرح قلم نے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کی امت سے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی امت تک یہی حکم برابر
لکھا جب نوبت امت بابرکت حضرت خاتم انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی قلم سابق دستور
لکھنے لگا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کوئی فرمان برداری کریگا خدا کی داخل کریگا خدا اوسکو بہشت مین اور
جو کوئی نافرمانی کریگا خدا کی قلم نے اس قدر لکھکر چاہا کہ آگے لکھون جو سب انبیا کی امت کے حق مین
لکھا ہے کہ داخل کریگا خدا اوسکو دوزخ مین ہنوز قلم نے یہ لکھا نہ تھا کہ خداوند کریم نے فرمایا ادب کر
ای قلم ادب کر ای قلم قلم یہ خطاب باعتاب سنکر شق ہوا اور لکھنے سے رکا اور ہزار برس تک کانپا کیا
پھر قلم مین دست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا لکھہ کہ یہ امت گنہگار ہے اور پروردگار غفار
ہے سبحان اللہ اس مقام سے مرتبہ حضرت خاتم انبیا علیہ الصلوۃ والثنا کا سمجھا چاہیے کہ جنکے
طفیل سے اونکی امت کے حق مین قبل پیدا کرنے عالم اور آدم کے یون پرورش فرمائی
مسلمانون کو لازم ہے کہ ایسے رسول مقبول کی محبت مین دل اور جان سے مشغول رہین اور
دائرۂ اطاعت سے قدم باہر نرکھین اور جب اوسکا نام زبان پر آوے یا کانون سے سنین درود

اور سلام بھیجا کرین اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ روضۃ الاحباب مین لکھا
ہی کہ حق تعالی نے کئی ہزار برس پہلے پیدا کرنے خلق کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا اور
اوسی نور سے ارواح انبیا اولیا صدیقون شہیدون مومنون فرشتون عرش کرسی لوح وقلم
بہشت دوزخ آسمان زمین چاند سورج تارے دریا ہوا پہاڑ پیدا کیے پھر آسمان اور زمین کو
پھیلایا اور ہر ایک کے سات سات طبقے بنائے اور ہر طبقے مین مسکن ایک جماعت کا مخلوقات سے مقرر
کیا اور رات دن کا ظہور ہوا بعد اسکے جبرئیل کو حکم ہوا کہ ایک مشت خاک پاک سفید مقام قبر
حضرت سے لائین اور اوس خاک کے ساتھ اوس نور کو ملائین جبرئیل امین موافق حکم رب العالمین
اوس خاک کو لائے اور اوس نور کے ساتھ ملا کر آب تسنیم مین کہ نام ایک نہر بہشت کا ہی خمیر کیا اور
مانند موتی روشن کے بنا کر نہرون بہشت مین غوطہ دیا اور آسمان زمین دریا پہاڑ پر ظاہر کیا
تا پہلے پیدا ہونے کے آپ کو پہچانین میسرہ بن فجر سے روایت ہی کہ مینے سوال کیا حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کس وقت نبی تھے فرمایا کہ جس وقت خدا نے عرش عظیم بنایا اور زمین
آسمان پھیلایا اور عرش معلی کو اوٹھانے والون کے دوش پر رکھا قلم قدرت سے ساق عرش پر لکھا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خاتم انبیا ہین اور نام میرا دروازون بہشت پتون
درخت قبون خیمون پر بہشت کے نقش کیا اور آدم ابتک درمیان روح اور بدن کے تھے یعنی پیدا
نہین ہوئے تھے پھر جب حق تعالی نے آدم کو پیدا کیا فرشتون کو حکم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیشانی آدم مین
امانت رکھو اور فرمایا کہ ای آدم یہ نور تیرے فرزندون مین بہتر اور سب پیغمبرون کا سردار ہی اور وہ نور پیشانی
آدم سے چمکتا تھا اور تمام اعضا بدن آدم مین اوس نور کی ایسی روشنی تھی کہ سارا بدن آدم کا نور کا پتلا بن گیا
پھر حکم ہوا فرشتون کو کہ آدم کو سجدہ کرین معلوم ہوا کہ حق تعالی نے واسطے تعظیم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
آدم کو مسجود ملائک فرمایا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ تفسیر فتح العزیز مین لکھا
ہی کہ آدم نے خدا سے آرزو کی کہ میری جنس سے میرا جوڑا پیدا کر کہ اوسکی مصاحبت سے تنہائی کی وحشت دور ہو
فرشتون نے بحکم خدا جس وقت آدم سوتے تھے پہلوے چپ اونکا چاک کیا حق تعالی کی قدرت

اوس پہلو سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی ایک لمحے مین قد و قامت اوسکا درست ہوگیا
پھر اوس پہلو کو فرشتون نے اسطرح ملایا کہ آدم سوتے کے سوتے رہے اونکو کچھ خبر نہوئی اور درد
الم ہرگز محسوس نہوا جب آدم سونے سے چونکے دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت اونکی جنس سے پہلو مین
بیٹھی ہی دیکھکر بہت خوش ہوئے پوچھا کہ تو کون ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یہ میری لونڈی ہی نام اسکا
حوّا ہی ای آدم تیری دفع وحشت کے واسطے مینے تیرا جوڑا پیدا کیا آدم نے چاہا کہ ہاتھ اوسکو لگائین حکم
ہوا کہ ای آدم ہاتھ اوسکو نہ لگانا جب تک مہر ادا نکرلو آدم نے عرض کی کہ مہر اسکا کیا ہی خدا نے فرمایا
کہ مہر اسکا یہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دس بار درود بھیجو آدم نے کہا محمد کون ہین فرمایا کہ خاتم پیغمبرون کے
تیری اولاد سے اگر اونکا پیدا کرنا مجھکو منظور نہوتا مین تجھکو ای آدم پیدا نکرتا تب آدم نے دس بار درود
بھیجا یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ دس بار کہا فرشتے شاہد اور گواہ ہوئے
اور عقد نکاح آدم حوّا کا منعقد ہوا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ معلوم کیا چاہیے
کہ جس وقت نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم مین امانت رکھا واسطے تعظیم اور
تکریم اوس نور مقدس کی آدم سے عہد نامہ لیا کہ بے طہارت یہ نور پاک نقل اور تحویل نکرے
اور ارحام طیبہ طاہرہ مین درجہ بدرجہ انتقال پاوے فرشتے اس عہد نامے پر گواہ ہوئے
اور مقرر ہوا کہ جس فرزند آدم کو یہ نور ملے اوس سے بھی عہد نامہ لیا جائے کہ محافظت اور
تعظیم اس نور پاک کی کرتا رہے اور نرکھے اس نور کو مگر بہترین عورتون زمانے مین بطریق
نکاح صحیح کے پھر وہ نور پشت آدم سے منتقل ہوکر رحم حوّا مین آیا لکھا ہی کہ عادت الٰہی
اس طرح پر جاری تھی کہ حوّا سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتی تھی شیث
وادا حضرت کے اکیلے پیدا ہوئے نکتہ اسمین یہ ہی کہ نور محمدی مشترک درمیان اونکے
اور غیر کے نہو دیکھو غیرت الٰہی نے اس قدر شرکت بھی گوارا نکی اور اسی جگہہ سے ہی کہ
حضرت کا سایہ نہ تھا یہ بھی دلیل یکتائی کی ہی آخر آدم نے وقت وفات کے شیث کو وصیت
کی کہ رکھے اس نور کو رحم طیبہ طاہرہ مین اور شیث نے اپنے بیٹے انوشس کو بھی

وصیت کی پھر وہ نور پاک اسی طور سے اصلاب طیبہ طاہرہ سے ارحام طیبہ طاہرہ مین نقل
ہوتا رہا المختصر وہ نور مقدس آدم سے شیث اور شیث سے نوح تک پونہچا پھر اونسے درجہ
بدرجہ نقل کرکے ابراہیم اونسے اسمٰعیل بعد اوسکے نوبت بہ نوبت عبد اللہ پاس آیا روضۃ الاحباب
مین لکھا ہی کہ جس رات عبد اللہ پیدا ہوئے اہل کتاب کو معلوم ہوا اس سبب سے کہ ایک جامہ
سفید صوف کا ملبوس حضرت یحیےٰ پیغمبر کا کہ اونکو کافرون نے شہید کیا تھا خون آلودہ
اہل کتاب کے پاس تھا اور مضمون کتابون آسمانی سے جانتے تھے کہ جب وہ جامہ دوسری بار
خون سے سرخ ہو اور چند قطرے خون کے اوس سے ٹپکین یہ علامت قرب تولد پیغمبر
آخر زمان صلعم کی ہی جس رات عبد اللہ پیدا ہوئے وہ جامہ حضرت یحیےٰ کا کہ قوم یہود نے اونکو
شہید کیا تھا بخون تازہ سرخ ہوا اور کئی بوند خون کے اوس سے ٹپکے یہود نے جانا کہ پیدا
ہونا پیغمبر آخر زمان صلعم کا قریب آیا اس سبب سے قوم یہود دشمن عبد اللہ کے ہوئے
اور درپے قتل اونکے پھرتے تھے اور عبد المطلب اونکی محافظت اور نگہبانی جیسی چاہیے
کرتے تھے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ لکھا ہی کہ عبد اللہ نہایت جوان
خوبصورت اور کمال صاحب جمال تھے اور نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اونکی پیشانی سے ایسا چمکتا تھا
جیسے سورج قریب طلوع کے چمکتا ہی بنظر حسن و جمال عبد اللہ کے عورتین نوجوان مکے کی
عاشق اور فریفتہ عبد اللہ کی صورت کی تھین اور ہر ایک عورت خوبصورت چاہنے لگی کہ کسی
ناز و انداز سے عبد اللہ کو اپنے جال مین کھینچے عبد المطلب نے بلحاظ اسکے کہ مباد اعبد اللہ
کسی عورت کے جال مین پھنس جائے یہ قرار دیا کہ عبد اللہ کا رہنا شہر مکے مین
مناسب نہین انکو بتقریب شکار صحرا کو رخصت کیا چاہیے تا باہر جا کے سیر و شکار
مین اپنا جی بہلائین اور فتنے فساد مکے کی عورتون سے محفوظ رہین اونکو اس واسطے
رخصت کیا وہب زہری کو جیسے لڑکون کے ساتھ بڑے بوڑھون کو کرتے ہین
اونکے ہمراہ کر دیا عبد اللہ وہب کے ساتھ صحرا کو روانہ ہوئے اور جنگل مین جا کر شکار کھیلنے لگے

اب ایک عجیب معاملہ خدا کی قدرت کا دیکھو کہ یکایک نوئے سوار قوم یہود کے مسلح تلوارین زہر کی بجھی اونکے ہاتھون مین شام کی ولایت کی طرف سے نمود ہوئے وہب بن عبد مناف کہ ایک اور طرف مشغول شکار مین تھے جب اونھون نے دیکھا کہ بہت سے سوار آتے ہین آگے بڑھکے سوارون سے پوچھا کہ کہان کا قصد ہی اور کس واسطے آئے ہو سوارون نے سوچا کہ یہ مرد جنگلی ہی اس شخص سے مطلب کا سراغ لگے گا نے تکلف کہہ دیا کہ عبد اللہ کے مارنے کو وہب بولے عبد اللہ کا کیا گناہ ہی کہ اوسکے مارنے کو آئے ہو کہنے لگے کچھ گناہ نہین لیکن اوسکی پیٹھ سے وہ شخص پیدا ہوگا کہ دین اوسکا سب دینون کو منسوخ کریگا اور ملت اوسکی تمام ملتون کو مٹائیگی اس واسطے ہمنے ارادہ کیا کہ عبد اللہ کو مار ڈالین تا وہ شخص پیدا نہو وہب نے جب یہ قصد سوارون کا معلوم کیا جواب دیا کہ یہ بات تمھاری عقل سے دور ہی اور تم سب کے سب بیوقوف نظر آتے ہو نہین جانتے ہو کہ اگر پیدا کرنا اوسکا خدا کو منظور ہی تم عبد اللہ کو کیونکر مارو گے اور جو منظور نہین تو تمنے بیفائدہ خون ناحق پر کمر باندھی ہی وہب یہ باتین کرتے تھے کیا دیکھتے ہین کہ چند سوار اور بروایتے ستر کہ دنیا کے آدمیون سے مشابہت نہ رکھتے تھے غیب سے ظاہر ہوئے وہ فرشتے تھے آسمان سے اوترے اونھون نے ایک دم مین سوارون یہود کو قتل کیا ایک اون مین سے باقی نرہا جب وہب نے یہ ماجرا دیکھا عبد اللہ کو لیکر مکے کو چلے اونکو عبد المطلب کے پاس پونہچایا اور اون سے سارا قصہ کہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ وہب بن مناف نے حال سوارون یہود کا اور ہلاک ہونا اونکا گھر آکے اپنی بی بی سے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنی بیٹی کا نکاح عبد اللہ کے ساتھ کرون اور اس بات کو بوسیلے بعض دوستون کے عبد المطلب کے کان تک پونہچایا عبد المطلب کو بسبب فتنہ فساد مکے کی عورتون کے کہ عاشق عبد اللہ کی تھین پہلے سے بدل منظور تھا کہ اونکا نکاح جلد کرین اور ہمیشہ تلاش مین رہتے تھے کہ کوئی لڑکی قریش مین جو حسب نسب اور صورت مین

ممتاز ہو عبداللہ کے عقد نکاح مین لائین آمنہ بیٹی وہب کو سب باتون مین بہتر جان کے
تذکرہ عبداللہ کے نکاح کا وہب زہری سے کیا وہب نے کہا کہ مین راضی ہون عبدالمطلب
نے اپنی بی بی عبداللہ کی مان کو وہب کے گھر بھیجا کہ آمنہ کو دیکھکر گفتگو کرین عبداللہ کی
مان نے جب آمنہ کو دیکھا پسند کیا اور ہزار جان سے عاشق اونکے حسن خداداد کی ہو گئین
گھر مین آکے عبدالمطلب سے کہا کہ ایسی لڑکی کوئی قوم قریش مین نہین ہی جلد وہب کو بلاکر
اس بات کو ٹھہراؤ عبدالمطلب نے اوسی وقت وہب کو بلا کے قصد نکاح عبداللہ کا آمنہ کے
ساتھ ظاہر کیا اور گفتگوے تعین مہر درمیان مین آئی وہب نے مقدار مہر بیان کی عبدالمطلب
نے اوسکو قبول کیا القصہ مجلس عقد نکاح منعقد ہوئی نکاح عبداللہ کا آمنہ کے ساتھ ہوا اور
عبدالمطلب آمنہ کو اپنے گھر مین لائے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
روایت ہی کہ ایکدن عبداللہ کسی کام کو جاتے تھے راہ مین ایک عورت سے ملاقات ہوئی وہ
عورت نوجوان خوبصورت ناکتخدا تھی اور تمام مکے مین خوبصورتی مین مشہور کتابین آسمانی
پڑھی تھی جوانان عرب اوسکے پاس جمع ہوتے اگلے قصے اوسکی زبان سے سنتے ہر ایک
جوان خوبصورت چاہتا تھا کہ کسی طرح سے اوس عورت کو اپنے عقد نکاح مین لائے وہ
عورت بنظر اپنے جمال باکمال کے کسیکو قبول نہین کرتی تھی اوسنے جس وقت عبداللہ کو دیکھا
اونکی پیشانی کو نور سے مالامال پایا علامتون کتابون آسمانی سے معلوم کیا کہ یہ نور پیغمبر
آخر زمان کا ہی جو اس شخص کی پیشانی سے چمکتا ہی عاشق زار بیقرار ہوکر بے تکلف
کہنے لگی کہ ای جوان اگر تو میرے پاس رہے سو اونٹ جو تیرے باپ عبدالمطلب نے تیرا
فدیہ دیا تھا تجکو دون اور تو میرے سب مال اسباب کا مالک ہی عبداللہ نے یہ باتین
اوسکی سنکے جواب دیا کہ حرام اگر تو چاہتی ہی سو مجکو منظور نہین اور عقد حلال
میرے تیرے درمیان اب تک نہین مرد اشراف اپنی آبرو اور دین کو بُری بات سے
بچاتا ہی یہ کہکر اوس عورت کے پاس سے اپنے گھر آئے اور اوسی رات اپنی بی بی کے

ساتھ سوئے بحکم خدا نور محمدیؐ اوسی رات کو پشت عبد اللہ سے نقل کر کے رحم آمنہ
مین آیا اور بی بی آمنہ حاملہ ہوئین بعد اسکے صبح کے وقت عبد اللہ غسل کر اور پوشاک
بدل اوس عورت پاس گئے اور اوس سے کہا کہ کل جو بات تو چاہتی تھی مین آج راضی
ہو کر واسطے نکاح کے آیا ہون اوس عورت نے اوس وقت جو چہرہ عبد اللہ پر نظر کی
وہ نور محمدیؐ کہ اونکی پیشانی سے جھلکتا تھا اوسکو نپایا آزردہ ہو کر کہنے لگی کہ جا
اپنے گھر کو مین زانیہ بدکار نہین ہون کل مین نور نبی آخر زمان کا تیری پیشانی پر چمکتا
دیکھکر بیقرار ہو گئی تھی اور مینے چاہا کہ جس طرح ہو جھٹ پٹ اس نور کو اپنے پیٹ مین
لے لون خدا نے نچاہا اب مجکو تجسے کچھہ کام نہین سچ بتا ای عبد اللہ تو رات کو کس عورت کے
ساتھ سویا عبد اللہ بولے اپنی بی بی آمنہ کے ساتھ تب اوس عورت نے کہا ای عبد اللہ خبردار
اپنی بی بی سے کہدے کہ تیرے پیٹ مین نبی آخر زمانؐ اور بہترین اہل زمین آیا اسکی
محافظت ضرور ہی عبد اللہ اوس عورت کے پاس سے گھر آئے اور بی بی آمنہؓ سے سب
حال کہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ
مین لکھا ہی کہ تحویل نطفۂ زکیہ محمدیہؐ کی پشت عبد اللہ سے رحم آمنہ مین شب جمعہ کو ہوئی اس
سبب سے امام احمد حنبل جمعے کی رات کو بہتر شب قدر سے کہتے ہین کہ خیر برکت جو اس رات مین
اہل عالم پر فائض اور نازل ہوئی تا روز قیامت فائض اور نازل نہوگی اور اسی سبب سے شب
میلاد حضرتؐ کی افضل شب قدر سے ہوئی اخبار مین آیا ہی کہ اس رات کو ملک اور ملکوت مین منادی
ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین آسمان کے اظہار سرور یکسر کرین اور جبرئیل
کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدیؐ لیکر فرشتون کے ساتھ دنیا مین جائین اور اوس جھنڈے کو کعبے کی
چھت پر کھڑا کرین اور تمام دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدیؐ نے رحم آمنہ مین قرار پایا بہتر
خلائق بہترین امت پر مبعوث ہوگا کیا خوب نصیب اوس امت کے کہ محمد سا پیغمبر ہوا اور دارو غہ
بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھولے اور عالم کو خوشبو سے معطر کرے اور سب
صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

طبقون آسمان زمین کو بشارت دے کہ آج کی رات نور محمدی رحم آمنہ مین آیا روایت ہی کہ
جس رات کو حضرت کے نور سے رحم آمنہ مشرف ہوا تمام بت روے زمین اور سب تخت بادشاہون
کے اولٹ گئے اور سارے گھر دنیا کے روشن ہوئے ابن عباس کہتے ہین کہ اوس رات کو حق تعالے
نے چوپایون روے زمین کو گویا کیا سب نے کہا بخداے کعبہ کہ نطفہ محمد کا مان کے پیٹ مین آیا اور
یہ شخص امان دنیا اور چراغ روے زمین ہی بہترین امت پر مبعوث ہوگا اور اوس رات سب چوپائے
دوپائے چرند پرند جانور آپس مین بشارت دینے لگے اور دریائی جانور ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے تھے
کہ وقت وہ آیا کہ ابوالقاسم پیدا ہون اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بی بی آمنہ سے
روایت ہی کہ مین حاملہ ہوئی کچھ بار بوجھ جیسے عورتون کو ابتداے حمل مین ہوتا ہی مجکو ہرگز نہوا اور
اثر حمل ظاہر نہ تھا جب چھ مہینے گذرے درمیان خواب اور بیداری کے مین کیا دیکھتی ہون کہ کوئی
شخص مجھسے کہتا ہی کہ کون تیرے پیٹ مین ہی اور کس شخص سے تو حاملہ ہوئی مینے کہا کہ مین نہین جانتی
وہ شخص بولا کہ تو حاملہ ہوئی اور تیرے پیٹ مین نبی آخر زمان اور پیغمبر اس امت کا ہی آمنہ کہتی ہین کہ
اوس دن مجکو یقین ہوا کہ مین حمل سے ہون اور جب وقت جننے کا قریب ہوا وہی شخص پھر میرے
پاس آیا اور مجھسے اوسنے کہا کہ تو کہہ مین پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون اسکو صداے صمد واحد کو برائی
ہر حاسد سے پھر جس وقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا اکیلی تھین تنہائی سے گھبرا کے خداسے دعا
مانگی کہ اس وقت بیٹیان عبد مناف کی میرے پاس ہوتین اسی آرزو مین تھین کیا دیکھتی ہین
کہ بہت سی عورتین خوبصورت کہ اونکے بال سیاہ اور سرخ رخسارے تھے اس قدر آئین کہ سارا
گھر بھر گیا وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم حورین بہشت کی ہین حق تعالی نے ہمکو تمھاری خدمت کے واسطے
اے بی بی آمنہ بھیجا ہی اور ہم سب تم پر قربان ہین عثمان بن ابی العاص اپنی مان سے روایت کرتے ہین
کہ مین وقت جننے آمنہ کے اونکے پاس حاضر تھی اوس وقت نظر کی مینے طرف آسمان کے کیا دیکھتی ہون
کہ تارے آسمان کے زمین کی طرف ایسے جھکتے ہین کہ زمین پر گر پڑین اور اسطرح نزدیک ہوگئے تھے کہ
مینے جانا کہ میرے سر پر گر پڑینگے یہ حال تارون کا حضرت کے شوق دیدار مین تھا اور آمنہ سے

روایت ہی کہ نزدیک وقت جننے کے ایک آواز دہشت ناک میرے کان مین آنے لگی کہ جسکے سُننے سے نہایت خوف اور ڈر مجکو پیدا ہوا پھر مینے دیکھا کہ ایک مرغ سفید آیا او سنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف ڈر سب مجسے دور ہوا پھر کیا دیکھتی ہون کہ وہ مرغ جوان خوبصورت نازنین ہوگیا اوسکے ہاتھ مین پیالہ شراب طہور کا تھا میرے روبرو رکھا سفید زیادہ دودھ سے میٹھا زیادہ شہد سے پھر اوس جوان نے وہ پیالہ میرے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ ای آمنہ اسکو پی مینے پیا پھر کہا پیٹ بھر کے پی مینے پیٹ بھر کے پیا پھر تیسرے بار کہا خوب پیٹ بھر کے پی مینے خوب پیٹ بھر کے پیا پھر اوسنے میرے پیٹ کی طرف ہاتھ پھیلایا اور اوسکو ملنے لگا اور کہنے لگا ظاہر ہو یا نبی اللہ ظاہر ہو یا رسول اللہ ظاہر ہو یا حبیب اللہ بسم اللہ ظاہر ہو یا محمد بن عبد اللہ پھر ظاہر ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے چودھوین رات کا چاند بارھوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کے وقت پیر کے دن حضرت پیدا ہوئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

ہنگام قیام

غزل

کیا نور خدا از رخ خوب تو عیانست
وہ جسم کہان اور کہان جان جہانست
مُنہ اوسکا مہ چاردہ یا مہر درخشان
اسکا ہی ظہور این ہمہ در کون و مکانست
مین حال دل اپنے کا چگویم چہ تو گویم
وان ایک رسن تک ہمہ اسرار عیانست

غزل ۲

اللہ نے نور اپنے سے پیدا کیا اوسکو
یہ نخل مراد چمن مطلبی ہی

کہتے ہین اسی ارو سے عیان احد بیانست
شمشاد نہین مثل قد رشک صنوبر
پھر غور سے دیکھو تو نہ اینست نہ آنست
اب تاب نہین ہجر کی از پردہ بدر آ
یہ دل ہی کہ یا ماہی بی آب تپانست
اب آگے بھلا کشفی دلخستہ چگوید
پیدا ہوا جس دن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سا نبی ہی
کچھ کہ نہین سکتا کہ یہ کیا بو العجبی ہی
سر سبز ہوا گلشن دین اوسکے قدم سے

کب یوسف مصری ہی نظیر تو نہ بطحا
تم دیکھلو آنکھون سے کہ این روح روانست
یہ صورت حق ہی کہ مصور بہ بشر شد
مشتاق ترے وصل کا ہر پیر و جوانست
ہوتی ہی جہان مجلس میلاد نبوت
لو جلد خبر اسکی کہ بیتاب و توانست
یہ شادی میلاد رسول عربی ہی
گلزار خلیلی کا یہی گل شاداب
فردوس رسالت کی یہی خوش لقبی ہی

تعظیم کھڑے ہوکے بجالاؤ ادب سے	اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے	ٹپکے ہی عجب شیر و شکر نام سے اوسکے
حرفون مین محمد کے یہ شیرین رطبی ہے	عناب لب لعل محمد کا ہون نثار	کشفی کو حلال ایسی شراب عنبی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بی بی آمنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے چار
عورتین آسمان سے اوترین مین اونکو دیکھکر ڈر گئی اور کہا مینے کون ہو تم کہ مکے کی سی عورتین نہین ہو
اونھون نے کہا کہ ای آمنہ تم نہ ڈرو اور خوف نکرو پھر ایک اون مین سے بولی کہ مین حوّا سب آدمیون
کی ماں ہون دوسری نے کہا مین سارہ ماں اسحق کی ہون تیسری بولی مین ہاجرا اسمٰعیل کی ماں ہون چوتھی کہنے لگی
کہ مین آسیہ بیٹی مزاحم کی ہون حوّا کے پاس طبق سونے کا اور سارہ پاس لوٹا چاندی کا اوسمین پانی کوثر کا اور
آسیہ پاس سندیل سبز اور ہاجرہ پاس عطر تھا بہشت کا حضرت کو نہلا دھلا آمنہ کی گود مین دیا آمنہ کہتی ہین کہ
اوس وقت حضرت نے سجدہ کیا اور کہا ای پروردگار میرے بخش تو میرے واسطے میری امت کو حق تعالے
نے فرمایا بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خدا نے گواہ رہو ای فرشتو
میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پھر کیونکر بھولیگا دن قیامت کے پھر آمنہ
کہتی ہین کہ اوس وقت مینے دیکھا کہ ایسا بادل سفید نورانی آسمان سے اوترا کہ سنتی تھی اوسمین آواز
گھوڑون کی اور کا پنا بازو کا اور باتین آدمیون کی وہ بادل حضرت کو لپیٹ کر میرے پاس سے
اوٹھا لیگیا اور حضرت میرے سامنے سے غائب ہوئے پھر سنا مینے کہ کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمد کو تمام
زمین کی اور پھراؤ مشرق مغرب کی طرف اور لیجاؤ انبیا کی پیدایش کے مقام مین اونکو جامہ ملت
حنیفہ کا پہناؤ اور حضرت ابراہیم اور روحانیات اور آدمی فرشتے جانور سب پر ظاہر کرو
تا انکا نام اور صورت پہچانین اور دو انکو کنجیان نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اور
دو انکو اخلاق سب پیغمبرون کے پھر آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت کے حضرت کو میرے پاس
پھیر لائے ایک جامہ سفید صوف مین لپیٹے ہوئے اور کہنے والا کہتا تھا کیا خوب کیا خوب مقرر
ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر یہان تک کہ باقی نرہی کوئی مخلوق مگر یہ کہ آئی اونکے قبضے مین
آمنہ کہتی ہین جب مینے حضرت کے چہرے کو دیکھا گویا چودھوین رات کا چاند ہے اور

خوشبو مشک اذفر کی آپ کے بدن سے آرہی ہی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
صفیہ حضرت کی پھوپھی سے روایت ہی کہ وقت پیدا ہونے آپ کے مین آمنہ کے پاس حاضر تھی
جب حضرت پیدا ہوئے ایک نور ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب غریب مینے دیکھین
پہلے یہ کہ جب حضرت پیدا ہوئے سجدہ کیا اور اُمّتی اُمّتی کہا دوسرے یہ کہ حضرت کا نور چراغ کے
نور پر غالب تھا تیسرے یہ کہ مینے چاہا کہ حضرت کو نہلاؤن غیب سے آواز آئی کہ ہمنے اوسکو
دھویا دُھلایا پیدا کیا ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہلایا گیا ہون مین پانی
رحمت سے تھا مین ازل مین پاک صاف اور پیدا ہوا ہون مین پاک صاف یہ بات باتفاق ثابت ہی کہ
حضرت ختنہ کیے اور آنول نال کٹے پیدا ہوئے اور لباس نور مین چھپے تھے کسیکی نگاہ نے آپ کے
ستر عورت کو نہین دیکھا بالجملہ آیات اور آثار جو وقت پیدا ہونے حضرت کے ظاہر ہوئے اونکا شمار
بہت دشوار ہی مشہور علامتون سے یہ ہی کہ حضرت کے پیدا ہونے کے وقت محل نوشیروان کے ہل گئے
اور چودہ ۱۴ کنگورے گر پڑے اور دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ مین ایک نہر کہ ہزار برس سے
خشک پڑی تھی اوس سے پانی جاری ہوا اسمین یہ اشارہ ہی کہ دریاے کفر خشک ہوجاینگے اور دریاے
اسلام جاری ہونگے اور آگ فارسیون کی کہ ہزار برس سے جلتی تھی اور اس مدت مین کبھی بجھی نتھی وہ اگ
بجھ گئی جب ایسے سانحے ظاہر ہوئے کسریٰ پادشاہ وقت گھبرایا اور نہایت خوف و ترس مین آکر دل
مین کہنے لگا کہ یہ کیا ماجرا ہی جو ایسے عجیب غریب معاملے پیدا ہوئے ہین چندے خاموش رہا اور کسی ارکان
سلطنت سے اپنے خوف اور ڈر کو ظاہر نکیا آخر قاضی شہر نے کہ اوسکو موبدان کہتے تھے خواب دیکھا
کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہان تک کہ دجلے سے گذر گئے اور شہرون مین منتشر ہوئے
موبدان نے تعبیر خواب کی یون کی کہ بلاد عرب مین ایک حادثہ پیدا ہو کہ اوسکے سبب سے ملک عجم مغلوب
ہوجائے آخر نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطے آدمی جابجا کاہنون کے پاس کہ غیب کی خبرین
بتاتے ہین بھیجے خصوصاً سطیح کاہن پاس کہ علم کہانت مین یکتاے روزگار تھا اور حال اس کاہن کا
نہایت عجیب غریب قابل سُننے کے ہی کہ اوسکے بدن مین جوڑ بند نہ تھے اس سبب سے قدرت

کھڑے ہونے بیٹھنے کی نرکھتا تھا اور اوسکے اعضا مین ہڈیان نہ تھین اور کنارے ہاتھ اور انگلیون کے
تھے جیسے ٹکڑا گوشت کا جب چاہتے اوسکو کسی مقام پر لیجائین لپیٹ لیتے جیسے کپڑے یا کاغذکو لپیٹ
لیتے ہین اور اوسکا مُنہ سینے مین تھا اور اوسکے سر اور گردن نہ تھی قریب چھہ سو برس کی اوسکی عمر تھی
جب منظور ہوتا کہ وہ کہانت کرے اور خبرین غیب کی بتاوے اوسکو ہلاتے جیسے مشک وغ کو
ہلاتے ہین اوس وقت دم اوسمین آتا اور غیب کی باتین بتاتا القصہ کسریٰ نے عبد المسیح اپنے ایلچی کو سطیح
پاس بھیجا جب یہ قاصد سطیح کے شہر مین آیا اوسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات عرض
سلام نوشیروان کی طرف سے کی سطیح نے کچھ جواب ندیا بعد اسکے عبد المسیح نے کئی بیتین
پڑھین کہ مشتمل احوال کسریٰ اور اوسکے سوال پر تھین سطیح نے جب اون بیتون کو سُنا کہا
عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار اونٹ تھکے ہوئے پر چلنے سے اوس وقت کہ سطیح قریب اسکے
ہی کہ قبر مین داخل ہو بھیجا ہو املاک بن ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب ہلنے محل اور گر پڑنے
کنگورون کے اور بجھنے آگ فارسیون اور خواب موبدان کے کہ دیکھا ہی کہ اونٹ سرکش
عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہان تک کہ دجلے سے گذرے اے عبد المسیح جس وقت کہ پیدا ہو
تلاوت یعنی قرآن پڑھنا اور ظاہر ہو صاحب عقبیٰ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جاری ہو نہر سماوہ اور خشک
ہو جاوے دریاچہ ساوہ اور بجھے آگ فارس والون کی بابل مقام فارسیون اور شام مقام سطیح
نہو یعنی حکومت فارس والون کی زمین بابل سے دور ہو اور سطیح مرجاوے اور علم کہانت
زمین شام مین نرہے اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون اور عورتون اولاد کسریٰ سے
بعد اسکے سختیان اور بڑے بڑے کام پیدا ہون اور جو کچھ آنے والا تھا سو آیا سطیح نے
یہ کلام تمام کیا اور گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسریٰ پاس آکر تمام قصہ بیان
کیا اور جیسا سطیح نے کہا ویسا ہی خدا نے کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

احوالِ رضاع شریف مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ پہلے حضرت کو ثُوَیبہ لونڈی ابی لہب نے
دودھ پلایا یہ وہ لونڈی ہی کہ جس نے حضرت کے پیدا ہونے کی خبر ابو لہب کو دی اور کہا کہ

خوشخبری ہو تمکو کہ تمھارے بھائی عبداللہ کے گھر بیٹا ہوا ابولہب یہ بات سنکر بہت خوش ہوا
اور اس خوشخبری سنانے کے بدلے مین ثُوَیبَہ کو آزاد کیا اور حکم دیا کہ جا اس لڑکے کو دودھ پلا
حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی نے اس خوشی کے بدلے مین ابولہب سے پیر کے دن عذاب موقوف
کیا ای مسلمانو سنو جب ابولہب کافر سے کہ جسکے مذمت مین سورۂ تبّت یدا نازل ہوئی
اس خوشی کے بدلے مین پیر کے دن خدا نے عذاب موقوف کیا خوشا حال ایمان والون کا کہ اس
خوشی اور شادی کے بدلے مین خدا اونکو دنیا اور آخرت مین کیا کیا دیگا حق تعالی سب مسلمانون
کو توفیق دے کہ خوشی سے مجلسین مولد شریف کی ہمیشہ کیا کرین اور اس شادی سے کبھی
خالی نرہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مشہور یہ ہی کہ سات دن حضرت کو
آپ کی ماں بی بی آمنہ نے دودھ پلایا بعد اسکے ثُوَیبَہ لونڈی ابولہب نے پھر یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ
کے ہوئی قصہ حلیمہ سعدیہ کے دودھ پلانے کا بہت طول و طویل ہی تھوڑا سا اس مقام مین روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوۃ سے نقل ہوتا ہی کہ مکے کے سرداروں کا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودھ پلانے کے لیے
گرد نواح کی دائیون کو سونپتے تھے اور یہ مقرر تھا کہ قبیلۂ بنی سعد کی عورتین دودھ والیان فی و بار یعنی
فصل ربیع اور خریف مین شہر مکے مین آتین وہان کے سردارون کے بچون کو دودھ پلاتین اور پرورش کے
واسطے بعد تقرر اجرت اپنے اپنے گھر لیجاتین ابن عباس حلیمہ سعدیہ سے روایت کرتے ہین کہ جس برس حضرت
پیدا ہوئے میرے قبیلے والے نہایت سختی اور کمال تکلیف مین تھے وہ برس قحط اور خشکی کا تھا ہماری
اوقات پریشانی مین گذرتی تھی اور خصوصا اون دنون مین بڑی تکلیف تھی کہ تین تین دن کھانا میسر نہوتا
مین صبر اور شکر خدا کا کیا کرتی تھی اور مین حمل سے تھی اونھین دنون مین میرے بیٹا پیدا ہوا اور بسبب فاقون کے
میری چھاتیون مین ایک بوند دودھ نہ تھا لڑکا مارے بھونک کے دن رات چلاتا تھا ایک رات میری آنکھ
لگ گئی خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک شخص نے مجکو اوٹھا کے ایک نہر مین غوطہ دیا کہ پانی اوسکا
دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا اور مجھسے اوس شخص نے کہا کہ اسکا پانی
پی کہ دودھ تیرا زیادہ اور خیر برکت تجکو حاصل ہو مینے پیا پھر وہ شخص بار بار ترغیب تاکید کرتا تھا

کہ او رپی اور خوب پیٹ بھر کے پی مینے وہ پانی خوب پیٹ بھر کے کئی بار پیا قسم خدا کی مزہ اوس پانی کا شہد سے زیادہ میٹھا اور گوارا تھا اوس وقت اوس شخص نے مجھسے کہا کہ مجکو پہچانتی ہے کہ مین کون ہون مینے کہا کہ نہین تب وہ شخص کہنے لگا کہ مین تیرا شکر ہون کہ حالت مصیبت اور تکلیف مین کیا کرتی تھی ای حلیمہ مکے کی طرف جا کہ تیری روزی وہان کُھلے گی پھر اوس شخص نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور تقید سے کہا کہ اس بھید کو کسی سے نہ کہنا حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین جاگی اپنا حال وہی دیکھا وہ بھوکہ اور پریشانی جو مجکو رہتی تھی ہرگز نہ رہی دودھ جو خشک ہو گیا تھا ایسا کثرت سے بڑھا کہ ٹپکنے لگا اور میرا چہرہ تر و تازہ ہو گیا اور دمکنے لگا میرے قبیلے کی عورتون نے جب مجکو دیکھا حیران ہو گئین اور تعجب کر کے کہنے لگین کہ ای حلیمہ تیرا عجیب حال ہی کہ کل ہم تجکو دیکھتے تھے ضعیف ناتوان اور پریشان حال تھی اور آج رنگ روغن تیرے منہ کا ایسا ہی جیسے بادشاہون کی بیٹیون کا ہوتا ہی سچ بتا یہ کیا ماجرا ہی حلیمہ کہتی ہین کہ جو مجکو حکم کہنے کا نہ تھا اور اس بھید کے کھولنے کو منع کیا تھا مین چپ ہی اور کچھ نہ کہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ القصہ حلیمہ اپنے قبیلے کی عورتون کے ساتھ مکے کو چلین حلیمہ کہتی ہین کہ جب گرد نواح مکے کے پونہچی میرے کان مین غیب سے یہ آواز آئی کہ خبردار ہو کہ حق تعالی نے برکت اوس لڑکے سے کہ قریش مین پیدا ہوا ہی اور وہ سورج دن کا اور چاند رات کا ہی اس برس کو تمھارے اوپر آسان کیا خوشا قسمت اوس دایہ کی کہ اوسکو دودھ پلائے ای عورتون بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اس سعادت و دولت کو جلد پونہچو جس وقت میرے قبیلے والیون نے یہ آواز سنی اپنے اپنے خاوندون سے کہا اور بہت جلد جلد چلنے لگین اور اپنی سواریون کو تیز ہانکتی تھین کہ جلدی مکے مین پونہچین حلیمہ کہتی ہین کہ میری سواری ایسی ضعیف اور دُبلی تھی کہ ہڈیان اوسکے بدن کی صاف نظر آتی تھین ہرچند مین اوسکو ہانکتی وہ بہت آہستہ آہستہ چلتی سب عورتین آگے چلی گئین مین سب سے پیچھے رہ گئی اس حال مین دائین بائین سے یہ آواز غیب سے میرے کان مین آئی کہ خوشا حال تیرا ای حلیمہ پھر یکایک کیا دیکھتی ہون کہ دو پہاڑ کے بیچ مین سے ایک شخص ایسا پیدا ہوا

کہقد اوسکا جیسے لنبی کھجور اوسکے ہاتھ مین ایک حربہ نور کا تھا میری سواری کی پیٹھ پر مارا اور
کہا ای حلیمہ حق تعالی نے تجکو جو خوشخبری دی ہی اور مجکو حکم کیا ہی کہ شیطان اور ایذا دینے والون کو تجھسے
دور کرون حلیمہ کہتی ہین کہ مینے اپنے خاوند سے کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون اونھون نے
کہا کہ نہین مگر مین تمکو اس وقت ہولناک دیکھتا ہون پھر حلیمہ کہتی ہین کہ بعد اسکے میری
سواری کے جانور نے چلنے مین بڑی جلدی کی اور بہت شتاب اور تیز چلنے لگا جب مکہ کوس
بھر رہ گیا مینے وہان مقام کیا رات کو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک درخت سرسبز بہت سی
شاخون والا میرے سر پر سایہ کر رہا ہی اور ایک درخت اور چھوارے کا ہی کہ طرح طرح کے
چھوارے تازے اوسمین لگے ہین اور عورتین بنی سعد کی میرے آس پاس بیٹھی ہین اور
کہتی ہین کہ ای حلیمہ تو ہماری شہزادی ہی پھر اوس درخت سے ایک چھوارا میری گود مین
گر پڑا مینے اوٹھا کر کھا لیا شہد سے زیادہ میٹھا تھا مزہ اوسکا میرے منہ سے نگیا
جبتک حضرت میرے پاس رہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ
کہتی ہین جب مین مکے مین آئی دیکھا کہ عورتین میرے قبیلے کی جو مجھسے آگے پونہچی تھین
اونھون نے لڑکے قریش کے سردار اور مالدارون کے لے لیے اور مینے ہر چند تلاش کیا
کوئی لڑکا مجکو نہ ملا مین بہت غمناک اور مسافت سفر سے متاسف بیٹھی تھی کہ ناگاہ کیا
دیکھتی ہون کہ ایک مرد بڑی شان والا کہ اوسکے چہرے سے سرداری ظاہر تھی کھڑا ہی مینے
پوچھا کہ یہ شخص کون ہی آدمیون نے کہا عبد المطلب سردار مکے کے وہ شخص بآواز بلند
کہنے لگا کہ ای عورتو دودھ والیان قبیلہ بنی سعد کی تم مین سے کوئی باقی ہی کہ ہمارے بیٹے
کو لے مین جلدی سے بول اوٹھی کہ مین فقط باقی ہون میرا نام پوچھا مینے کہا حلیمہ سنکر مسکرائے
اور کہا کیا خوب کیا خوب ای حلیمہ میرا لڑکا ہی اوسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتون بنی سعد نے غریب اور یتیم
جان کے اوسکو قبول نکیا ای حلیمہ ہم بزرگی خاندانی رکھتے ہین تو اوسکو قبول کر اسکی برکت سے تجکو بہت کچھ
ملیگا حلیمہ کہتی ہین کہ مینے اپنے خاوند سے مشورہ کیا اوسنے کہا کہ اس لڑکے کو لیلو خالی پھر جانے سے

تو بهتر ہی تب حلیمہ نے عبد المطلب سے کہا کہ مین راضی ہون عبد المطلب حلیمہ کو ساتھ لے
گھر کو چلے حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین گھر مین پونہچی دیکھا کہ ایک بی بی خوبصورت کہ چہرہ اونکا
جیسے چودھوین رات کا چاند روشن ہی بیٹھی ہین وہ بی بی آمنہ حضرت کی مان تھین
عبد المطلب نے اون سے سب ماجرا کہا آمنہ سنکر خوش ہوئین اور حلیمہ کی بہت تعظیم کی بعد اسکے
حلیمہ کا ہاتھہ پکڑا اوس مکان مین لے گئین جہان حضرت رہتے تھے حلیمہ کہتی ہین مینے دیکھا کہ آپ
لپٹے ہوئے ہین صوف مین کہ وہ کپڑا دودھ سے زیادہ سفید تھا او خوشبو مشک کی اوس سے
آتی تھی اور بچھونا آپکا حریر سبز تھا آپ بچھونے کے اوپر پیٹھ کے بھل سوتے تھے اور آپکے گلے سے
آواز جسکو ہندی مین خرخر کہتے ہین آتی تھی یہ عادات شریف سے آخر عمر تک رہا کہ حضرت کے سونے
مین ایسی آواز گلے سے آتی تھی حلیمہ کہتی ہین کہ مین دیکھتے ہی آپکی صورت اور حسن و جمال پر عاشق اور فریفتہ
ہوگئی اور چاہا کہ حضرت کو جگاؤن پاس جاکے آہستہ ہاتھہ اپنا حضرت کے سینے پر رکھا حضرت مسکرائے
اور آنکھین کھولین اور میری طرف دیکھا اوس وقت حضرت کی آنکھون سے ایسا نور نکلا کہ چڑھ گیا
آسمان کو اور مین اوس نور کو دیکھتی تھی پھر مینے حضرت کی دونون آنکھون کے بیچ بوسہ دیکر گود مین لے لیا
اور داہنی چھاتی آپ کے منہ مین دی حضرت نے دودھ پیا پھر مینے چاہا کہ بائین چھاتی منہ مین دون
حضرت نے وہ چھاتی منہ مین نلی ابن عباس سے روایت ہی کہ حق تعالی نے آپکو پیدا ہوتے ہی
الہام عدالت اور انصاف فرمایا کہ دوسری چھاتی اپنے شریک یعنی بھائی رضاعی کے واسطے چھوڑ دی
حلیمہ کہتی ہین کہ حضرت کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ داہنی چھاتی آپ پیتے اور بائین چھاتی بھائی رضاعی
کے واسطے چھوڑ دیتے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ سے روایت
ہی کہ جب حضرت کو مین دودھ پلا چکی اجازت چاہی کہ آپکو اپنے مقام مین لیجا کے اپنے خاوند کو
دکھلاؤن آمنہ نے فرمایا کہ لیجاؤ لیکن سنگ سے ابھی باہر نجانا کہ مجکو تمسے
بہت باتین کہنی ہین حلیمہ حضرت کو گود مین لیکر خوش خوش اپنے مقام مین آئین جب آپکو حلیمہ کے خاوند نے
دیکھا بہت خوش ہوا اور سجدہ شکر کیا او کہنے لگا کہ ای حلیمہ اس صورت کا لڑکا مینے تمام عمر مین نہین دیکھا

ہین اسکی صورت پر ہزار جان سے قربان ہون پھر حلیمہ کہتی ہین کہ اوس وقت مینے اپنی اونٹنی کو دیکھا
کہ تھن اوسکے جو خشک پڑے تھے اور ایک بوند دودھا اونمین نہ تھا دودھ سے بھر گئین یہان تک
کہ دودھ ٹپکنے لگا اوسی وقت دوہا اور ہم دونون میان بی بی نے خوب پیٹ بھر کے پیا بعد اسکے
حلیمہ حضرت کو لیکر کئی رات مکّے مین رہین اور ہر رات اونکو طرح طرح کے کرشمے اور نئی نئی
باتین جو دیکھتی تھین سو سب جا جا کے بی بی آمنہ سے کہتین اور آمنہ بھی جو جو عجائب غرائب ابتدائے
حمل سے وقت پیدا ہونے تک ظاہر ہوئے تھے حلیمہ سے بیان کرتین القصہ حلیمہ حضرت کو لیکر تین
یا سات رات دن مکّے مین رہین آخر رخصت ہوئین آمنہ نے حضرت کو حلیمہ کے ساتھ رخصت کیا
اور خدا کو سونپا حلیمہ حضرت کو لیکر مکے سے اپنے گھر کو چلین حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین اپنی اونٹنی پر
سوار ہوئی حضرت کو آگے وار گود مین بٹھا لیا کیا دیکھتی ہون کہ وہی اونٹنی جو آتیون کو چل نہ سکتی
تھی اور عورتون ساتھ والیون کی سواری سے پیچھے رہتی ایسی جسپتی چالاکی سے چلتی ہی کہ سب ساتھ
والیون کی سواری میری اونٹنی سے بہت پیچھے رہتی ہی یہ حال دیکھکر سب قبیلے والیان بولین
کہ ای حلیمہ یہ کیا حال ہی کہ آتے وقت تیری اونٹنی چل نہ سکتی تھی اب سب سے آگے جاتی ہی
اور تیری اونٹنی کی بڑی شان معلوم ہوتی ہی یہ باتین کہتی تھین کہ قدرت خدا سے وہ اونٹنی بول
اوٹھی کہ قسم خدا کی میرے اوپر سوار خاتم الانبیا حبیب خدا ہی پھر حلیمہ کہتی ہین کہ دائین بائین
سے میرے کان مین آوازین آنے لگین کہ ای حلیمہ تو بڑی آدمی ہوئی اور تیرے نصیب جاگے
اب تیرے برابر تیری قوم قبیلے مین کسیکا مرتبہ نہین اور تو جانتی ہی کہ یہ لڑکا محمد رسول اللہ
محبوب پروردگار زمین آسمان ہی اور سب مخلوقات آدمی جن فرشتون کا سردار اور تمام
کائنات اسکے فرمان بردار ہونگے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ سے روایت ہی
کہ مین حضرت کو لیے راہ مین چلی جاتی تھی ایک مرد ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھکر کہنے لگا
کہ بیشک یہ لڑکا پیغمبر آخر زمان ہی اور جب وادی سدرے مین پونہچی وہان قافلہ عالمون حبش کا
اوترا تھا اونھون نے حضرت کو دیکھتے ہی کہا کہ یہ لڑکا بے شبہہ ختم المرسلین ہی اور جب

وادی ہوازن مین داخل ہوئی ایک پیر مرد نے جو حضرت کو دیکھا کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم
انبیا ہی اور اوسکے پیدا ہونے کی حضرت عیسی نے خبر دی ہی حلیمہ کہتی ہین کہ جس منزل مین پہونچتی
اور مقام کرتی حق تعالی حضرت کے قدم کی برکت سے اوس مقام کے درختون اور گھاسون کو سرسبز
شاداب کردیتا جب اپنے گھر پہونچی آپ کے قدم کی برکت سے بہت برکت میرے گھر مین اور
ساری بستی مین ہوئی اور اوس برس میری سب بکریون نے بچے دیے اور دودھ بکثرت دینے
لگین اور میرے سب جانور موٹے تازے ہو گئے جب میری قوم نے یہ حال دیکھا اپنی بکریون کو
میری بکریون کے ساتھ چرانے لگے اور میرے گھر آکے حضرت کے پانون دھوکر وہ پانی اپنے
جانورون کے حوض مین ڈالنے لگے پھر اونکے جانور بھی موٹے تازے ہو گئے اور دودھ بہت
دینے لگے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ سے منقول ہی کہ حضرت نے جیسے
لڑکون کی عادت ہوتی ہی اپنے بچھونے پر کبھی جاضرور پیشاب نہین کیا اور کپڑے آپ کے کبھی
بول براز مین نہین بھرے معمول تھا کہ وقت مقرر پر بول براز سے فراغت فرماتے اور پہلے سے
اشارہ کر دیتے تھے اور جب مین ارادہ کرتی کہ حضرت کا مُنہ دھوؤن خود بخود غیب سے یہ کام ہو جاتا
مجکو نوبت مُنہ پوچھنے اور نہلانے کی نہین آتی تھی اور حضرت کے بڑھنے کا حال یہ تھا کہ ایک دن مین
اس قدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور مہینے مین اس قدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک برس مین
چنانچہ دوسرے مہینے اپنے ہاتھون کے زور سے زمین پر گھٹنیون چلنے لگے اور تیسرے مہینے
آپ کھڑے ہو گئے اور چوتھے مہینے ہاتھ دیوار پر رکھکر چلنے لگے اور پانچوین مہینے اپنے پانوؤن کی
قوت سے اچھی طرح زمین پر پھرنے چلنے اور باتین کرنے لگے پہلے پہل جو حضرت بولے یہ کہا خدا سب
بڑون سے بڑا ہی سب تعریف واسطے خدا کے جو پروردگار سارے جہان کا ہی پاکی سے یاد کرتا
ہون مین خدا کو صبح شام یعنی ہر وقت خدا کی تسبیح کرتا ہون اور حلیمہ کہتی ہین کہ مین سنتی تھی حضرت
آدھی رات کو پڑھتے تھے نہین ہی کوئی معبود سواے خدا کے پاک ہی سوتی ہین آنکھین اور
خدا کو نہین آتی ہی اونگھ اور نہ نیند اور نوین مہینے حضرت کمال فصاحت بلاغت سے

کلام کرنے لگے اور جو کہین لڑکون کو کھیلتے دیکھتے اون سے دور بھاگتے اور لڑکے آپ کو اگر کھیلنے کو کہتے تو حضرت فرماتے کہ مجکو خدا نے کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا اور آپ کے عادات شریف سے لڑکپن ہی سے تھا کہ جو چیز لیتے داہنے ہاتھہ مین لیتے اور جب بولنے لگے بسم اللہ کہکر سیدھے ہاتھہ مین لیتے حلیمہ کہتی ہین کہ ایکدن حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان سامنے سے جانے لگین اونمین سے ایک بکری نے آپ کے پاس آکے پہلے سر زمین پر رکھا پھر حضرت کے سر کو چوم کر چلی گئی یہ حال عجیب غریب جب تک حضرت حلیمہ پاس رہے بہت سے ظاہر ہوئے ہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اب تھوڑا سا ماجرا شق صدر یعنی چیرنا سینۂ مبارک کا جو حلیمہ پاس ہوا تھا سُنا چاہیے حلیمہ کہتی ہین کہ ایکدن حضرت نے مجھسے پوچھا کہ ہمارے بھائی دن کو گھر مین نہین رہتے یہ کہان جاتے ہین حلیمہ نے کہا بکریان چرانے کو آپ نے فرمایا کہ ہم بھی بھائیون کے ساتھہ جائینگے حلیمہ نے بلحاظ اسکے کہ آپ آزردہ نہون صبح کے وقت حضرت کا مُنہ ہاتھہ دُھلا بالون مین کنگھی کر اور سرمہ آنکھون مین لگا اور کپڑے سفید پہنا ایک ہار مہرۂ یمانی کا گلے مین ڈالا حضرت نے پوچھا کہ یہ ہار کس واسطے ہی حلیمہ بولین کہ واسطے آپ کی محافظت کے آپ نے فی الفور اوس ہار کو گلے سے نکال کے پھینک دیا اور فرمایا میرا نگہبان میرے ساتھہ ہی اور عصا ہاتھہ مین لیکر بھائیون کے ساتھہ بکریان چرانے کو جنگل کو تشریف لیگئے حلیمہ کہتی ہین یکایک مین کیا دیکھتی ہون کہ دوپہر کے وقت بیٹا میرا کہ اوسکا نام ضمرہ تھا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گھر مین آکر کہنے لگا ای ماں بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حجازی کی جلد خبر لے کہ لگتا ہی کہ تو اوسکو جیتا نپاوے حلیمہ کہتی ہین کہ مین یہ بات سنتے ہی ایسی گھبرائی کہ قریب تھا کہ میرا دم نکل جائے پھر سینے کلیجہ پکڑا اور جی کو تھام کر ضمرہ سے پوچھا کہ تو کہہ کیا حادثہ گذرا وہ بولا کہ محمد بھائیون کے ساتھہ کھڑے ہوئے بکریان چراتے تھے کہ یکایک دو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے اونکو اوٹھا کر پہاڑ پر لیگئے اور اونکا پیٹ چیرا پھر آگے مجکو معلوم نہین کہ کیا گذرا حلیمہ یہ حال سنتے ہی غش مین گر پڑین اور بے ہوش ہوگئین پھر آپ کو تھام کر اپنے خاوند کو ساتھہ لیکے روتی ہوئی جنگل کی طرف دوڑین جب وہان پونہچین دیکھا رہی تھے

دیکھا کہ آپ زندہ ہین اور پہاڑ پر تکیہ دیئے بیٹھے ہین اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین اور
چہرہ آپ کا زرد اور رنگ فق ہی حلیمہ کہتی ہین کہ مین جاتے ہی آپ کو لپٹ گئی اور نہایت پیار سے
حضرت کے سر اور مُنہ اور آنکھون کو چومنے لگی حضرت حلیمہ کو دیکھتے ہی مسکرائے حلیمہ نے پوچھا
کہ فرمایئے کیا حال گذرا آپ نے فرمایا کہ ای مان مین بھائیون کے ساتھہ کھڑا ہوا بکریان چراتا تھا کہ
یکایک دو شخص میرے پاس آئے ہیبتناک صورت کپڑے بہت سفید پہنے ہوئے کہتے ہین کہ جبرئیل
میکائیل تھے ایک کے ہاتھہ مین لوٹا چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھہ مین طشت زمرد برف سے
لبریز تھا مجکو بھائیون کے درمیان سے اوٹھا کے پہاڑ پر لیگئے ایک نے تکیہ دیکر نرمی سے میرا
سینہ ناف تک چیرا اور مینے دیکھا کچھہ درد مجکو معلوم نہوا پھر اوسی شخص نے ہاتھہ میرے پیٹ کے
اندر ڈالا اور میری آنتون کو باہر نکال کے برف کے پانی سے دھو صاف کر اپنی جگہہ پر رکھدیا پھر
دوسرا شخص اوٹھا اور اپنے ساتھہ والے سے کہا کہ ہٹ جاؤ اب مجکو جو حکم ہی بجالاؤن اوسنے اپنا ہاتھہ
میرے پیٹ مین ڈالا اور میرے دل کو سینے سے باہر نکال کے چیرا اور ایک نقطہ سیاہ خون مین بھرا دل کے
اندر سے نکال کے پھینک دیا اور کہا یہ حصہ شیطان کا ہی تجھسے ای دوست خدا کے بعد اسکے میرے دل کو
معرفت حق اور یقین اور نور ایمان سے بھر کے اوسکی جا پر رکھدیا اور ایک روایت مین ہی کہ پہلے آپکے
پیٹ کو پانی برف سے دھویا بعد اوسکے اولون کے پانی سے آپ کے دل کو دھو کر سکینے سے بھرا سکینہ
ایک چیز تھی جیسے زیرہ گلاب کا اوسکو حضرت کے دل پر چھڑکا پھر دل کو اوسکے مقام پر رکھدیا پھر
انگوٹھی نور سے اوسپر مہر کی حضرت فرماتے ہین کہ اوسکی خوشی اور خنکی مین اب تک اپنے دل اور رگون
اور جوڑون مین پاتا ہون پہر ہاتھہ میرے سینے کے شگاف پر پھیرا فوراً وہ شگاف بھر گیا اور سینہ میرا
جیسا تھا ویسا ہوگیا ایک خط باریک سینے سے ناف تک باقی رہا انس بن مالک جو آپ کے خدمتگار تھے
اون سے روایت ہی کہ مینے وہ خط اپنی آنکھون سے دیکھا ہی معلوم کیا چاہیے کہ یہ شق صدر پہلی بار چار برس کی
عمر مین ہوا ہی اور اسکی کیفیت مین روایتین مختلف ہین پھر اسکے سوا تین بار اور ہوا ایک دس برس کی
عمر مین ہوا اور ایک قریب نبوت کے اور ایک شب معراج مین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

القصہ حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر گھر مین آئین اونکے خاوند اور قوم قبیلے کی عورتون نے کہا کہ انکو
کاہن پاس لیچلو کہ انکا حال مفصل معلوم ہو حضرت نے فرمایا کچھ حاجت نہین مین اپنے آپ کو
صحیح سالم پاتا ہون پھر بعضے شخصون نے سایہ جن کا ٹھہرایا تب حلیمہ گھبرا کے حضرت کو کاہن
پاس لے گئین اور حال بیان کیا کاہن بولا کہ یہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے سب حال بیان کیا
جب کاہن نے یہ قصہ سُنا اپنے مکان سے اوٹھکر حضرت کو زور سے اپنے سینے سے لگایا اور پکار کر کہا
کہ ای قوم عرب یہ لڑکا اگر جیتا رہا اور جوانی کو پونہچا سب عقلمندون کو احمق کہیگا اور تمہارے
دین کو باطل کریگا اور تمکو اوس دین کی طرف بلائیگا کہ تم نہین جانتے ہو اب اس لڑکے کو مار ڈالو
اور مجکو بھی اسکے ساتھ قتل کرو جو حلیمہ نے یہ باتین سنین حضرت کو اپنی گود مین لے لیا اور اوس کاہن سے
کہا تو دیوانہ ہی جو ایسی باتین کرتا ہی اور حضرت کو لیکر اپنے گھر مین آئین خاوند سے کہا کہ اب
حضرت کا رکھنا یہان مناسب نہین صلاح یہ ہی کہ اونکو مکے مین آمنہ اور عبد المطلب پاس
پونہچایا چاہیے حلیمہ کہتی ہین کہ جب مینے قصد حضرت کے لیچلنے کا کیا غیب سے آواز آنے
لگی کہ ای بنی سعد اب خیر و برکت تمہارے قبیلے سے جاتی ہی اور اہل مکہ خوش ہو کہ نور اور
خیر و برکت تم مین پھر آتی ہی المختصر حلیمہ اپنے خاوند کے ساتھ حضرت کو لیکر مکے کو چلین راہ مین اور
بھی کرشمے دیکھے آخر حضرت کو خیر و عافیت سے اونکے گھر آمنہ پاس پونہچایا اور عبد المطلب کو سپرد کیا
اور جو حال اونکے پاس گذرا تھا سب مفصل بیان کیا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ

بیان حلیۂ شریف

ای مسلمانو اب حلیۂ شریف اور حضرت کی صورت کا بھی حال مختصر سن لو اور اس بیان کو
آئینہ آپ کی صورت کا سمجھکر اپنے دلون اور آنکھون مین تصور کیا کرو جاننا چاہیے کہ قد
حضرت کا میانہ تھا اور آپ کے قد کا یہ معجزہ تھا کہ جب کھڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون کے
قد سے آپ کا قد اونچا نظر آتا اور جب مجلس مین بیٹھتے ساری مجلس مین سر مبارک
بلند ہوتا سر مبارک بڑا تھا نہ اس قدر کہ حد اعتدال سے خارج ہو بزرگی سر کی دلیل زیادتی

عقل اور سرداری کی ہی بال آپ کے سر کے گھونگر والے اور بہت نورانی اور چمکتے تھے اور اچھی
خوشبو کی اون سے آتی تھین اور درازی حضرت کے سر کے بالون کی کبھی کانون تک کبھی کاندھے
تک اور کبھی درمیان کان اور کاندھے کے ہوتی تھی کبھی بالون کو کنارون سر پر چھوڑ دیتے
اور کبھی جدا جدا دو حصے کرتے اسطرح کہ بیچ مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو ہندی
مین مانگ کہتے ہین اور یہ مانگ سنت ابراہیم خلیل اللہ کی ہی اور کبھی دونون طرف
دو گیسو چھوڑتے اور کبھی چار چنانچہ حدیث امّ ہانی مین آیا ہی کہ جب حضرت مکے مین تشریف
لائے چار گیسو چھوڑتے تھے اور حضرت کے بالون کا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کو دھوکر
پلاتے شفا ہو جاتی مُنہ حضرت کا کہ آئینہ خدا نما تھا بہت روشن اور چمکتا تھا گویا
سورج اوسمین پھرتا ہی اور حدیثون مین تشبیہ چہرہ مبارک کی بہت چیزون کے ساتھ واقع
ہوئی ہی جیسے سورج چاند تلوار آئینہ چودہوین رات کے چاند کا ٹکڑا چاند کا ہالہ مقصود ان
سب تشبیہون سے روشنی اور چمک مک صفائی چہرے کی ہی اور غرض اس سے فقط سمجھانا ہی
ورنہ کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی کہ اوسکے ساتھ تشبیہ حضرت کے چہرے کی دیجیے
پیشانی حضرت کی نورانی اور کشادہ تھی کعب بن مالک سے روایت ہی کہ جب چین آپکی پیشانی
مین پڑتی ایسا نظر آتا کہ ٹکڑا چاند کا ہی اور خوشبو آپ کی پیشانی سے مشک عنبر زعفران گلاب
عطر سے زیادہ آتی تھی چنانچہ عورتین بجائے خوشبو عطر کے آپکی پیشانی کے پسینے کو بدن مین
ملتی تھین حدیث کی کتابون مین لکھا ہی کہ ایک عورت بیمقدور تھی اوسکو اپنی بیٹی کے نکاح کے
دن خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اور کئی بوند آپکی پیشانی کے پسینے کی
لیجاکر اوس دولھن کے بدن مین مل گئی پشت تک اوس دولھن کی اولاد کے بدن مین ویسی ہی خوشبو
آتی رہی ابرو حضرت کے پتلے پتلے خمدار بشکل کمان ظاہر مین ملے ہوئے نظر آتے اور حقیقت مین
جدا جدا تھے اور بیچ مین دونون ابرو کے ایک رگ تھی کہ حالت غضب مین نمودار ہوتی اور صورت خدا
کے قہر کی اوس سے نظر آتی آنکھین حضرت کی سرگین سیاہی اور سفیدی اونکی بکمال اعتدال

اور لال لال ڈورے نہایت خوشنما اونمین نظر آتے بخاری نے ابن عباس اور بیہقی نے
بی بی عائشہ سے روایت کی ہی کہ حضرت اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسا اوجالے
مین یعنی آپ کی نگاہ کا یہ معجزہ تھا اندھیرے اوجالے مین برابر نظر آتا اور آگے پیچھے سے
برابر دیکھتے تھے حدیث مین آیا ہی کہ آپ مقتدیون سے فرماتے کہ جلدی نکرو مجھسے رکوع اور
سجدے مین تمکو آگے پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون اور قوت بینائی کا یہ حال تھا کہ حضرت
ثریا کے تارے گیارہ یا بارہ گن لیتے اور وقت بناے مسجد کے مدینے مین کعبے کو ظاہر
کی آنکھون سے دیکھکر سمت قبلہ درست فرمائی پلکین آپ کی دراز مثل سائبان نہایت زیبا اور کمال
خوشنما تھین اور دراز مژگان حضرت کے پلکون کی تعریف مین آیا ہی گوش مبارک یعنی کان حضرت
کے نہایت مناسب اور کمال خوبصورت تھے اونکا معجزہ تھا کہ نزدیک اور دور سے برابر سنتے
حدیث مین آیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون
مین اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور حدیث مین آیا ہی کہ ایک دن حضرت مجمع صحابہ مین بیٹھے
تھے یکایک طرف آسمان کے دیکھکر فرمایا کہ اس وقت مینے آسمان کے دروازے کھلنے کی آواز سنی اور یہ دروازہ
آگے کبھی نہین کھلا تھا اور اوس دروازے سے ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کو ساتھ لیکر
اوترے اس مقام سے حضرت کی قوت سننے اور دیکھنے کی معلوم کیا چاہیے اور حضرت جاگنے
اور سونے مین برابر سنتے تھے حدیث مین آیا ہی کہ آپ نے فرمایا آنکھین میری سوتی ہین اور
دل میرا جاگتا ہی اس سبب سے حضرت کا سونا ناقض وضو نہ تھا بینی مبارک یعنی ناک حضرت
کی بلند اوسپر نور کا ابھار تھا جو کوئی نے تامل دیکھتا نظر آتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت
اونچی نتھی وہ بلندی شعاع نور کی تھی جسکے سبب سے ناک اونچی نظر آتی تھی رخسارے
حضرت کے نہایت نرم نازک خوشرنگ زیادہ پھولون بہشت سے اور ایسے آب و تاب
اور چمک دمک سے تھے کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی دہن مبارک کشادہ یعنی
بہت تنگ نتھا حدیث جابر مین آیا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہان اور

خوبی اوسمین یہ کہ کشادگی دہن کی مردون مین عرب والون کو پسند ہے اور تنگی دہن کی عورتون
مین لعاب دہن حضرت کہ جسکو چشمہ معجزات کہتے ہین اوسکا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کے لگاتے
یا کھلاتے بیماری اوسکی دور ہوتی چنانچہ مشہور ہے کہ خیبر کی لڑائی کے دن حضرت علیؓ کی آنکھین
دکھتی تھین حضرت نے اپنے مُنہ کا لعاب اونکی آنکھون مین لگا دیا فوراً اچھی ہوگئین اور
لڑکون دودھ پینے والون کو حضرت کی خدمت مین لاتے جب حضرت اپنا لعاب دہن اونکے
مُنہ مین ڈالتے وہ اس قدر سیراب ہوجاتے کہ تمام دن دودھ نہ مانگتے ایک دن حضرت
امام حسنؓ پیاسے تھے حضرت نے اپنی زبان اونکے مُنہ مین رکھی اونھون نے اوسکو
چوسا پیاس جاتی رہی اور سارے دن پانی نہ پیا حُدَیبِیہ کے مقام مین ایک کنوا تھا
حضرت کا لشکر جب وہان آیا کثرت پانی بھرنے سے وہ کنوا خشک ہوگیا اور پانی اوسمین باقی
نرہا بعد دریافت اس حال کے حضرت اوس کنوے پر تشریف لائے اور ایک کلی پانی کی دہن
مبارک سے ڈالی برکت آپ کے مُنہ کی کلی سے ایک ساعت بعد وہ کنوا جوش مین آیا اور
اس قدر کثرت سے پانی ہوا کہ سب آدمیون اور جانورون نے پیا اور جب تک لشکر وہان رہا ہرگز
پانی کم نہوا انس بن مالک کے گھر مین کنوا تھا اوسکا پانی کھاری انس نے ایک بوند پانی
حضرت کے لعاب دہن سے لیکر اوسمین ڈالا وہ کھاری پانی ایسا میٹھا ہوگیا کہ کسی کنوے کا
پانی اوسکے برابر میٹھا نہ تھا اور معجزے آپ کے لعاب دہن کے بہت سے کتابون مین لکھے ہین
دانت حضرت کے کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے باتین کرنے مین آپ کے دانتون
سے نور جھڑتا تھا حدیث مین آیا ہے کہ اگلے دانت کشادہ تھے اور حکمت کشادگی اون دانتون مین
یہ تھی کہ شعاع تجلیات الٰہی کہ حضرت کے دل مین جلوہ گر تھی اس راہ سے چہرۂ مبارک پر نور
افشان رہے چنانچہ ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جب حضرت ہونٹ کھول کر بات کرتے
نظر آتا کہ دو دانتون اگلے کی کشادگی سے نور نکلتا ہے اور طبرانی نے اوسط مین روایت
کی ہے کہ ہونٹ حضرت کے مہر دہانِ شریف اور حسن اور الطف سب آدمیون کے

ہونٹون سے تھے کہتے ہین کہ سرخی آپ کے ہونٹون کی عناب بلکہ لعل یاقوت سے زیادہ تر
تھی اور عادات شریف سے اکثر اوقات تبسم یعنی مسکرانا تھا اور کمتر ضحک لیکن قہقہہ
حضرت کا ہرگز ثابت نہین اور ہمیشہ کشادہ رو اور خندہ پیشانی رہتے تھے بیہقی نے
ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہوجاتین اور نور
آپ کے دانتون کا دیوارون پر ایسا چمکتا جیسے دھوپ سورج کی آواز شریف نہایت
خوش اور شیرین تر سب آدمیون کی آواز سے تھی انس بن مالک سے روایت ہی کہ نہین
بھیجا خدا نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز اور ہمارے پیغمبر سب پیغمبرون سے زیادہ تر
خوش رو اور خوش آواز تھے اور آواز حضرت کی سنے مکلف جاتی تھی اوس جگہہ تک جہان کسیکی
آواز نہ پہونچتی خاص کر خطبہ پڑھنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتے اس قدر آواز بلند ہوتی کہ
عورتین اپنے گھرون مین سنتی تھین اور ایام حج مین جس وقت منا مین خطبہ پڑھا سب آدمیون
نے حضرت کی آواز کو اپنے اپنے مقام پر سنا کوئی شخص باقی نہ رہا کہ جسکے کان مین آپ کی آواز
نہ پہونچی ہو باتین حضرت کی ایسی فصاحت بلاغت بھری تھین کہ تعریف اونکی اندازہ بیان
سے باہر ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکبار حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان
سے باہر نہین گئے اور کوئی فصیح بلیغ یہان اور مقام سے نہین آیا آپ کو اس قدر فصاحت
بلاغت کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمٰعیل پرانی ہوگئی تھی جبرئیل میرے پاس
اوس زبان کو لائے مینے اوسکو یاد کرلیا **ریش مبارک** حضرت کی بہت گھنی انبوہ سے
ساتھہ تھی شفاے قاضی عیاض مین لکھا ہی کہ انبوہ ریش مبارک نے سینۂ شریف کو
بھرلیا تھا اور درازی ریش مبارک مین روایات مختلف ہین تحقیق یہ ہی کہ درازی ریش
مبارک مین قدر معین ثابت نہین اور حضرت کی ریش مبارک کا خضاب بھی ثابت نہین
تحقیق یہی ہی کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا بال حضرت کی ڈاڑھی اور سر کے سترہ یا اٹھارہ
سے زیادہ سفید نہ تھے یہ مقدار قابل خضاب نہین گردن شریف بجمال خوبی حد اعتدال

تھی اور صفائی اور آب تاب سے ایسی چمکتی تھی جیسے چاندی کا ٹکڑا شانے آپ کے اونچے اونچے
اوپر بال اور دونون مین کچھ جدائی یعنی ملے ہوئے نہ تھے **بغل** حضرت کی سفید ہمرنگ
بدن تھی اور یہ خواص آپ کے سے ہی کس واسطے کہ بغل سب آدمیون کی مائل بہ سیاہی ہوتی
ہی اور حضرت کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تھی **سینہ** مبارک چوڑا اور تھوڑا سا
اوبھرا نہایت خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ تھا **شکم** مبارک ہموار اور صاف
حدیث ام ہانی مین آیا ہی کہ دیکھا مینے حضرت کے پیٹ کو جیسے تختے کاغذ کے تلے اوپر تہ
کیے رکھے ہین یہ کنایہ نہایت نرمی اور صفائی سے ہی اور حدیث ابن ہالہ مین آیا ہی کہ اوسکا
حال یہ ہی کہ حضرت کے سینے سے ناف تک بالون کا ایک خط باریک تھا باقی سینہ اور پیٹ
صاف تھا اس خط کو ہندی زبان مین رومال کہتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ سوائے اس خط
کے چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا **پیٹھ** آپ کی جیسے چاندی کی گلی ہوئی یعنی نہایت سفید
اور صاف اور برابر جیسے چاندی کا پتّر اور **ہڈیان** کندھون کی مضبوط اور پر گوشت

بیان مہر نبوت

اور دونون کندھون کے بیچ مین مہر نبوت اور وہ مہر ایک چیز اوبھری ہوئی اجزائے
بدن سے رنگ اور صفائی مین ہمرنگ بدن اوسکو مہر نبوت کہتے تھے حاکم نے مستدرک
مین وہب سے روایت کی ہی کہ نہین آیا کوئی پیغمبر مگر علامت اوسکے نبوت کی سیدھے
ہاتھ مین تھی لیکن ہمارے پیغمبر کہ نشانی اونکے نبوت کی دونون شانون کے بیچ مین تھی
اور اوسپر کئی خال اور کئی بال اسطرح پر تھے کہ صورت حرفون کی اوس سے نظر آتی جیسے لکھا ہی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اور بعض روایت مین ہی کہ اوسپر لکھا تھا کہ جسکے معنی
یہ ہین خدا اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین جس طرف تو متوجہ ہو بیشک فتحیاب ہوگا دونون
ہاتھ آپ کے دراز تھے اور درازی ہاتھ کی کمال سخاوت اور بخشش اور قوت اور غلبے پر دلیل
ظاہر ہی **ہتھیلیان** پر گوشت اور نرم نازک ہتھیلی ہتھیلی خوشبودار تھین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
انس بن مالک سے روایت ہی کہ نہین ہاتھ لگایا مینے دیبا اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتھیلی

حضرت سے اور نہین سونگھا مینے مشک اور عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبوے حضرت سے
لکھا ہی کہ جب یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا صحیح مسلم
مین روایت ہی کہ ہاتھ لگایا حضرت نے رخسارۂ جابر بن سمرہ کو جابر کہتے ہین کہ پائی مینے
دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو شیشئ عطر سے اور طبرانی
اور بیہقی مین وائل بن حجر سے روایت ہی کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے پھر سونگھتا ہون
اپنے ہاتھ کو پاتا ہون خوشبو زیادہ اور خوشتر بوے مشک سے سعد بن وقاص سے
روایت ہی کہ ایک بار تشریف لائے حضرت میری عیادت کو اور رکھا دست مبارک میری
پیشانی پر پھر مسح کیا میرے منہ کو اور سینے کو ہمیشہ پاتا ہون سردی آپ کے دست مبارک کی
اپنے جگر مین اس ساعت تک مستورد بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا
حضرت کے پاس اور ہاتھ لگایا مینے دست مبارک کو تھا نرم زیادہ ریشم سے اور ٹھنڈا تھا زیادہ
برف سے حدیث مین آیا ہی کہ ایک دن حضرت نے قتادہ کے منہ پر ہاتھ پھیرا اونکا چہرا اس قدر
روشن ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا اونگلیان آپ کے ہاتھون کی دراز اور
نہایت خوشنما تھین معجزات مشہورہ آپ کی اونگلیون سے ہی کہ چاند کو دو ٹکڑے کیا
اور سنگریزون نے آپکی اونگلیون مین تسبیح کی اور گھائیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث
مین آیا ہی کہ ایک لوٹے مین ایک وضو کے مقدار پانی تھا اور تین سو آدمی اوس وقت
حاضر اور سبکو حاجت وضو تھی حضرت نے اوس قدر پانی مین ہاتھ اپنا رکھا آپ کی
گھائیون سے پانی نکلتا تھا یہانتک نکلا کہ تین سو آدمیون نے فراغت تمام سے وضو کیا
جابر سے روایت ہی کہ حدیبیہ مین اصحاب پیاسے تھے اور حضرت کی چھاگل مین تھوڑا سا پانی تھا
آپ نے دست مبارک اوس مین ڈالا فوراً پانی نے مانند چشمون کے اونگلیون سے اس قدر
جوش مارا کہ ہم سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا
اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے قدم شریف کی تعریف مین اختلاف روایات ہی خلاصہ کہ

قدم شریف دراز اور پر گوشت اور اونگلیان پانون کی دراز اور پتلی اور اونگلی سبابہ
سب اونگلیون مین دراز اور خنصر پر گوشت اوپر سے پانون ڈھلکتے ہوئے کہ اونپر پانی
ٹھہرتا نہ تھا ایڑیان چھوٹی کم گوشت نہایت خوبصورت پنڈلیان باریک پتلی
کم گوشت نرم جنکی تعریف مین آیا ہی جیسے کھجور کا گادھا لنبی چوڑی نہ تھین اس سبب سے
آپ تیز رفتار اور جلد چلتے تھے اور چلنے مین قدم کو قوت سے خوب جماکر رکھتے آگے کو
جھکے ہوئے جیسے اوپر سے تلے کو اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار آہستہ رو نرم چال تھے
حضرت کے قدم شریف کا معجزہ جابر روایت کرتے ہین کہ میرے باپ جنگ اُحد مین شہید
ہوئے قرضدار یہود کے تھے فقط ایک باغ چھوہارونکا اپنے ملک مین چھوڑا وہ باغ پھلا
یہود نے چاہا کہ سارے باغ کا میوہ قرض مین لگالین مینے کہا کہ کئی برس کی بہار سے
اپنا قرض ادا کرلین یہود نے نمانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور تک پونہچا آپ نے فرمایا کہ
چھوہارے سب توڑ کر ڈھیر کرو پھر حضرت اوس باغ مین تشریف لائے اوس ڈھیر کے
آس پاس پھر کے قدم شریف اوس پر رکھا اور فرمایا کہ قرضخواہون کو بلاکر اس ڈھیر مین سے چھوہارے
اونکے قرض مین دینا شروع کرو جابر کہتے ہین کہ مین اوس ڈھیر مین سے چھوہارے ماپ ماپ کر
دینے لگا حضرت کے قدم کی برکت سے سب قرض اونکا اوسی ڈھیر سے ادا ہوگیا اور مین
اوس ڈھیر کی طرف دیکھتا تھا کہ وہ ڈھیر جیسا تھا ویسا ہی موجود ہی گویا ایک چھوہارا بھی اوس سے
کم نہوا اور حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور تمکنت سے راہ مین چلتے اور جب چلتے صحابہ کو حکم ہوتا
کہ آگے چلین اور پیچھا میرا فرشتون کے واسطے چھوڑ دین یعنی حضرت کے پیچھے فرشتے ہوتے تھے اس واسطے
اصحاب کو آگے چلنے کو حکم تھا اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ندیکھا مینے کسیکو بہت جلد راہ چلنے مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا لپٹی جاتی تھی زمین آپ کے پانون تلے اور ہم سب دوڑتے تھے کہ آپ کے
ساتھ چلین اور آپ نے تکلف بطور خود چلتے تھے اور ہرگز اضطراب چلنے مین محسوس ہوتا یہ معجزہ حضرت
کے رفتار کا تھا کہ بہت جلد چلتے اور جلدی آپ کے چلنے مین معلوم نہین ہوتی تھی اور تمام بدن حضرت کا

پر گوشت اور دوہرا اور کھچا تھا اور سارا بدن آپ کا روشن اور چمکتا تھا باتفاق کہتے ہین کہ رنگ
حضرت کا ابیض ملیح یعنی سفید نمکین تھا ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان مین نہین آسکتی خلاصہ یہ ہی کہ
حضرت کا رنگ سفید مخلوط بسرخی تھا جسکو ہمارے عرف مین گندمی رنگ کہتے ہین یعنی نرا سفید
نتھا بلکہ سفیدی ملی ہوئی سرخی کے ساتھ تھی اور یہی مراد ابیض ملیح سے ہی جو حدیث مین وارد ہی
حق یہ ہی کہ اختلاط سرخی سے سفیدی مین ایک ملاحت رنگ مین پیدا ہوتی ہی کہ جسکی دلربائی کو
دل ہی جانتا ہی اور حضرت کے بدن کا نور چاند کے نور سے زیادہ تھا براء بن عازب سے روایت ہی
کہ دیکھا مینے آپ کو چاندنی رات مین ایک حُلّہ سرخ یعنی دھاری دار پہنے پھر دیکھتا تھا مین حضرت
کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی حضرت کا بدن چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا اَلصَّلوٰۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ **خاتمہ** جاننا چاہیے کہ حضرت نے وقت پیدا ہونے
کے سجدہ کیا اور کلمہ پڑھا اور اُمتی اُمتی کہا اور فرشتے آپ کے پالنے کو ہلاتے اور جھولا جھلاتے
تھے اور چاند آپ کے ساتھ باتین کرتا اور جدھر اشارہ فرماتے اودھر آجاتا اور آپ کو جمائی کبھی
نہین آئی اور آپ کے بدن اور کپڑون پر مکھی کبھی نہین بیٹھی اور آپ کے پسینے سے خوشبو مشک عنبر
کی آتی تھی اور وقت پیشاب جا ضرور کے زمین پھٹ جاتی اور بول براز اوسمین غائب ہو جاتا اور
اوس جگہہ سے خوشبو مشک کی آتی اور جس سواری پر آپ سوار ہوتے وہ جانور آپ کی سواری تک
لید پیشاب نکرتا اور بادل کا ٹکڑا ہمیشہ دھوپ کے وقت سر مبارک پر سایہ کرتا اور جب کسی درخت کے تلے
بیٹھتے سایہ درخت کا آپ کی طرف پھر جاتا اور حضرت قبر مین زندہ ہین اور نماز پڑھتے ہین اور آپ کی قبر پر
فرشتے مقرر ہین کہ جو کوئی آپکے اوپر درود اور سلام بھیجے اوسکو آپکے حضور مین لیجاتے ہین اور حضرت کے حضور مین عرض
کیے جاتے ہین اعمال امت کے اور بڑی بزرگی حضرت کی یہ ہی کہ خدا نے قرآن مین آپکی حیات یعنی جان کی قسم
کھائی چنانچہ سورہ حجر مین فرمایا لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ قسم تیری جان کی ای محمد وہ اپنی صلی اللہ علیہ وسلم
مستی مین مدہوش ہین اور اس قسم سے بڑھکر دوسری قسم اور ہی جو عنوان سورہ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ سے
ظاہر ہی یعنی قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکے کی مواہب لدنیہ مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے

عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ مجکو قسم اپنے باپ مان کی کہ تحقیق پونہچی فضیلت آپکے پاس خدا کی اس حد کو
کہ قسم کھائی خدا نے آپ کی حیات یعنی جان کی نہ حیات و کسی نبی کی اور پونہچی فضیلت آپکے پاس خدا کی
اس حد کو کہ قسم کھائی خدا نے آپ کی خاک پا کی اور کہا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کھاتا شہر کی کہ
عبارت زمین سے ہی کہ اوس پر چلتے ہین قسم کھانا خاک پا کی ہی مسلمانو ان قسمون سے جو ظاہر ہوتا ہی اوسکو خدا
رسول ہی خوب جانتا ہی اور آپ کے فضائل مین سے ہی کہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب مین پہلے بلیٰ آپ نے کہا
اور سب سے پہلے آپ پیدا ہوئے ہین اور خدا کو ظاہر کی آنکھون سے دنیا مین آپ ہی نے دیکھا اور پہلے قبر سے
قیامت مین آپ اُٹھینگے اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتے آپ کی جلو مین ہونگے اور داہنی طرف
عرش کے کرسی کے اوپر آپ بیٹھینگے اور مقام محمود سے مشرف ہونگے اور لواے احمد آپکے ہاتھ مین ہوگا اور حضرت آدم
اور سب انبیا اپنی اپنی امتون کے ساتھ اوس جھنڈے کے سایے مین ہونگے اور پہلے پل صراط سے آپ گذرینگے اور جب
حضرت فاطمہ آپکی بیٹی پل صراط پر آوینگی فرشتے پکار کر کہینگے کہ سب آدمی اپنی آنکھین بند کر لین تا کسی نامحرم کی
نگاہ آپ کی صاحبزادی پر نہ پڑے اور پہلے دیدار خدا آپ سے شروع ہوگا اور دروازہ بہشت کا پہلے آپ کھولینگے
اور قیامت کے دن مرتبہ وسیلے سے مشرف ہونگے اور یہ مرتبہ نہایت بلند ہی کسی نبی کو حاصل نہوا حقیقت اجمالی
اس تیرے کی یہ ہی کہ حضرت حق تعالیٰ کی طرف سے بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے المختصر حضرت کے فضائل
اور خصائص بہت ہین مسلمانون کو لازم ہی کہ یہ اعتقاد دل سے کرین اور زبان سے بھی کہتے رہین کہ سب سے
بہتر بعد خدا کے رسول خدا ہین شعر یہ بات سچ ہی کہ آدم سے لیکے تا عیسی ٭ خدا کے بعد بزرگ سب سے ہین رسول خدا
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یہ رسالہ کہ جسکا نام خدا کی رحمت ہی ۱۲۷۵ سنہ بارہ سو
پچھتر ہجری مین تالیف ہوا تاریخ تالیف کی جامع علم و ہنر سخن سنج معنی پرور عارج معارج بلند نامی

مولوی سید حسن احمد صابر بلگرامی سے

چون قطب دہر حضرت کشفی رقم نمود
از بہر سال ختم چنین مایہ نجات

در ذکر مولد نبوی این رسالہ را
صابر بدیہہ گفت زہی رحمت خدا

۱۲۷۵ ہجری